

زبان پنجاب است لیکن زمان اردو ہم مستعمل می کنند \* بھا بھا \*  
 فرادکس را گویند یعنی دلالہ \* بیج جانا \* بمعنی کم شدن و دم  
 \* پھرتول دیا \* یعنی کھول دیا اور افشا کر دیا اور ہراگندہ کر دیا  
 این ہم در اصل اصطلاح اہل پنجاب است \* ہریان \*  
 و وضع کی ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ شہرینہ ہر جہاں بی بی کے  
 نام کی فاتحہ دلا کر بانٹ دیتی ہیں اور دوسری سبند و را اور  
 عیسر کی ہریان اُنہی نام پر ادا دیتی ہیں \* پھوت \* بمعنی  
 لعنت خدا بر تو \* پبجا \* بمعنی با \* بیندیان \* اُسی کہتے  
 ہیں کہ بیس دو اون کو کوتہ کر لہ و کی طرح سے بناتی  
 ہیں اور جاڑ و نمین کھاتی ہیں \* ہگتری والا \* اور چیرے  
 والا \* مراد از حکیم باشد \* ہاون بھاری ہی \*  
 \* یعنی حاملہ است \* چھانے \* انگیا کی استینون  
 کے پاس کے کبر و نکو کہتے ہیں \* ہسے \* ہتاری خرد  
 و چیز دراز بطور صندوقہ را نیز گویند \* تو تو \* بمعنی زبان  
 \* تھل بیٹھو \* یعنی آرام کرو \* نھکلی \* بمعنی بیوند \* تار تار کر دیا \*  
 یعنی تار تار کر دیا \* تھنھکار بیان \* بمعنی ہریان \* تہپت کر دیا \*  
 یعنی برباد کر دیا \* تیرے کارن \* بمعنی تیرے باعث این لفظ  
 ہم از جای دیگر است \* تگا \* در اصطلاح بیگمات بمعنی شوہر دایہ

در کجا و در حال \* پھوتے \* گویند

\* تحت کی رات \* بمعنی شب عروسی \* نرس نرس کبابی \*  
 یعنی با خاک یکسان کرده است \* توتیے جو آتی ہی \* بمعنی  
 افترا اُمی بند \* تھیکری \* یعنی پشانی مکان مخصوص \* نوکی  
 بمعنی بارچہ کہ بالائی کتور بہای محرم یعنی سینہ بند باشد \* مھنیدیان  
 نکلی ہین \* یعنی جیجک بر آمد است \* حاجو گنہ \* یعنی نالیوار و زاو  
 حاجو گنی بمعنی زلو ہم در کتاب خان مذکور نیست \* جلی بانو کی بلی \*  
 بمعنی زنی کہ عبث عبث خانہ بنامہ می گردد \* جیا \* بمعنی زنی کہ انرا  
 بجای دایہ داند و دایہ را نیز گویند \* جی بھاری نکر \* یعنی گریہ  
 کمن \* جھلکا \* بمعنی رسیدن آتش نزدیک روی کسی  
 جھتیاں \* بمعنی تہ باز \* چھپسی ہی \* بسیار گرم است  
 \* پندے پائے پرے سرک \* یعنی از سر من کنار دگزیں شو  
 \* چرباک \* زبان را زانامند \* جاو \* بمعنی ارمان \* چونہ آ \* بمعنی سر  
 چھتسی ہی \* یعنی خیلی شیار و شختہ کار است \* جواد \* بمعنی تکرار  
 \* چریا \* مراد از دوخت محرم در میان دو کتوری \* چو جل ہائی  
 ہی \* یعنی عربیہا مچ کند \* حنف \* در مقام چشم بد دور  
 استعمال پذیرد \* جینا \* نیز زبان این فرقہ باشد بمعنی زن بی شعور  
 بدسایقہ \* نشکا کھاد \* بمعنی بروید و خوش باشید \* دانسی کو میری کو سستی  
 ہی \* یعنی برای من دعای بد می کند \* دن تیل گنی \* یعنی ایام حیض

گذشت \* دو منہ ہنس لے \* یعنی ذرا ہنس لے ، دھندلی کرنی  
 ہی \* یعنی فریب بیکار می برد ، دو جی سے ہی ، یعنی حاملہ  
 است \* ددا ، کنیز سے را گویند کہ در کنار او پرورش  
 یا بند \* دال میں کچھ کالا ہی \* یعنی اینحرف یا ابن  
 چیز خالی از قباحت نیست \* دوننا \* بمعنی نیاز \* دو الین \*  
 انگلیا کی کوریون کے نیچی کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں \* دو بھر \*  
 بمعنی مشکل \* دور بار \* بمعنی خدا کند \* راج کرے یہ الفت \*  
 بمعنی اتش بگبر دالین الفت را \* رگیلی ہی \* یعنی بد ذات  
 ہی \* راعے سنیا کی چو تریان \* قسمی است از چو دیہای عمدہ  
 \* رسی \* بمعنی مار \* و مامون \* نیز ہمیں \* زمین دیکھی \* یعنی  
 قی کی \* زمین کا بیوند ہو \* یعنی خدا کند کہ ببرد \* سکا بھاتا ہی \*  
 یعنی حکم جاری می کند \* سناونی \* یعنی جبر مرگ کسی اینہم  
 از روی اصل محاورہ اہل پنجاب است حالاً با زبان بیگمات  
 اردو ہم ربطی دارد \* سترا نی \* بمعنی جار و نب  
 \* ستیا \* در حالت غضب دختر را گویند \* سہیلی \* کنیز  
 ہم عمر \* سہیلی \* موای زیر تافت تاسینہ \* سنجوگ  
 بمعنی اتفاق ماقات \* سحناک \* طعام نیاز حضرت فاطمہ  
 صلوات اللہ علیہا باشد \* سکھی \* بمعنی زنی کہ در عمر و دولت

و نسب برابر باشد، سنگو \* بمعنی زنی کہ پس پر وہ یا پس  
دیوار استاده بود و یا نشسته سخن دیگر ان بشنود  
• شفتل • بمعنی زن بلیہ بدکار • شہوت کتائی • بمعنی آلت کتائی  
• اور گاند کتائی • نیرہمان • شطاح • بمعنی حرام کار • ضد گھسنا •  
معنی ساحت زن باہم • عبور • آلت کچکر • یا آلت دندان  
ذیل یا آلت فوس کہ زمان ساحت پیشہ برای تشفی  
خود ساختہ بجای می لعاب بہیدانہ یا اسبغول در ان پر کنند • طبق •  
معنی نیاز بریان • طیش مین ہی • یعنی در غضب است • قانی •  
• اور بل • ہر دو کس است • قدرے کی • یعنی ہر چند تردد کرد  
• کرتوت • بمعنی فعل بد و جادو • کتر • بمعنی سنگدل • کتھلی • کان کے  
اور ہر کے سوراخ کو کہتے ہیں • کو کھ سے تھن ہی ہی • یعنی  
صاحب اولاد است • لھر کھوج تی • بمعنی زن کے نام و نشان  
گردید • کاکا • بمعنی خواجہ سہ ایکہ پد ر گویند در اغوش  
اور بزگ شدہ باشد • کھر ادو نادوگی • یعنی نیاز شکل کشا  
دست بدست خواہم داد • کالے کوس ہیں • یعنی بسیار مسافت  
بعید دارد • کارہا • دوائی چند است کہ برای اسقاط حمل  
دہند • کشتی • نیاز کوچکی کہ در ان روغن خوشبو برای معطر کردن  
موای سر نگاہ آرد • کھرام • بمعنی ماتم کے لاندازہ • کیر بان •

لگانہی مہین \* یعنی جو کین لگانے مہین \* گھبر گھما لے مہین \* یعنی خانہا  
 بر باد گزردہ است \* گرج کر بولی \* یعنی باوا از مہیب سخن گفت  
 \* گھگیاتی ہی \* یعنی بدرجہ عجز می کند کہ چہ گویم \* گماند \* بمعنی آلت  
 و کس نیز \* گاج \* بمعنی بارچہ کہ از رنگ یا از جن آید و در پورب بمعنی  
 گھاس گویند لیکن صحت نہ ارد زیرا کہ گھاس چیز دیگر است  
 مخصوص ہندوستان \* کٹیجی \* دانہ بزرگے کہ در گاورمی آید \* لگھیا \*  
 بمعنی غماز \* لٹری \* زنی را نامند کہ گاہی اینطرف و گاہی  
 انطرف یعنی سخن اینجا یا نجا رساند و از انجا یا نجا \* لبرو \*  
 یہود و گو \* لو \* بمعنی بنا گوش \* لھو بانی ایک کیا \* یعنی بسیار  
 خود را گرفتار غم و غصہ ساخت \* لہکا اُس مات گاہی \* یعنی  
 دام خواہش جماع دارد \* لوتھا ہی \* یعنی ستدہ ہی \*  
 \* مانگ سے تھندی ہی \* یعنی شوہر ش زندہ است \* مان کرتی ہی \*  
 یعنی غرور کرتی ہی \* مایا بیت ہوا \* یعنی بر باد ہوا \* منھہ پھور کر  
 کہا \* یعنی لے شرم ہو کر کہا \* میاے سہر ہی \* یعنی ناہاک  
 ہی اور عایض ہی \* مت اُسکی مادی گھی ہی \* یعنی  
 عقلمش زایل شدہ است اینہر محاورہ پنجا بیان است \* منھہ  
 بھرائی \* بمعنی رشوت \* مغز کے کبرے نہ اورا \* یعنی میرا  
 سہ نہ پھرا \* مانے سے تجھے پتر ہی \* یعنی نفرت از جماع دارم

و مرداری، بمعنی چھبکلی، نوج، اور نچ، دو نوا یک معنی رکھتی  
 ہیں۔ یعنی خدا نیک نچ پنجابیت در آرد و بسیار کم و نوج  
 کثیرا لاسنماں، تانویا، بمعنی چھبہایان کہ عبارات از چربہا  
 باشد، ناگں، سورے، کہ در زیر موہی سر بالای قفامی باشد  
 ، ناکہ کی جو تریان، قسم عمدہ از اقسام جو رہا، ناکہ چوٹی  
 گرفتاری، یعنی سخت غیور و ناک طبع و منکراست، ناک  
 چنے جوائے، یعنی ازار بسیار رسانید مردان نیز، ہمیں معنی بر زبان  
 دارند، ناک نہی، یعنی بغرت نماذ، ننگی شمشیر ہون، یعنی  
 لے مکایا ہون و صاف گوہنر، و بات ہو گئی، یعنی مجامعت واقع شد  
 ، اور میرے اُسکے جوہونا تھا سو ہو گیا، نیز ہمیں معنی، ہر گاہ،  
 بمعنی ہرگز، ہو کھا ہی، یعنی ہوس، بجا، ارد، ہولا حولہ، نکر، یعنی گھبرا  
 نہیں، اتھہ مرا تھہ بنے بیٹھی ہی، یعنی بیکار بیٹھی ہی، گانا، وہ کہ جسے  
 ارادہ چہی کرنے کا مستعم ہو ایکن ابھی کچھ ہوا، انو، یہ  
 سک کا موت ہی، یعنی ابن لطفہ کبست میان شیخ سدو  
 و میان زین خان، و میان صدر جمان، و نئے میان، و چہل تن  
 ، و میان شاہ دریا، و میان شاہ سکندر، و ہفت پری، یعنی لال پری،  
 ، و زرد پری، و سبز پری، و سیاہ پری، و آسمان پری، و دریا پری، و نور پری  
 اینہر را عدتہ علیہ خود دانند لیکن در حق میان شاہ دریا و میان شاہ

سکنند و ہمیں ہفت پری گویند کہ اینہا ہم خواہران و برادران  
 ہم اند حق سبحانہ تعالیٰ اینہارا از جنت برای خدمت حضرت  
 زہرا علیہ السلام و بازی کردن با شخصرت بد نیافرستاد و بود  
 ہر کنیزان و غلامان انجناب اند ازینجہت اینہارا بر دیگران کہ  
 ازین شمار بیرون ہستند مرجع می شمارند و میان شاہ مسکندر  
 و میان شاہ دریا را نوری شہزادہ دینز گویند، تمام شد تحریر رنگین  
 لفظا و معنا حالا چند چیز از طرف خود می نویسم لیکن درینجا قید  
 خانگی و کسبی نمی کنم مراد از لفظ لفظان است و زن عام است از  
 ہر دو، نگوارانا تھا، مراد از بیکس نے سہوہا، خدا سمجھے، بمعنی  
 خدا بسزا رساند و در وقت دعای بد کردن یا در حالت خوش شدن  
 بر زبان آرد، اے علی کی ماہ، یعنی علی بر کمرش نرند اینہم دعای  
 بد است لیکن مثل اصطلاح اول احتمال معنی دیگر کہ ضد این معنی  
 باشد ندرت، نم صدقے کیئے تھے، یا صدقے کیون نہ ہوئے تھے،  
 در مقام اختلاط با طہارت نفرت بادوست و ہنگام نظارائفت نیز بطور  
 استعارہ عنایہ گویند، ہمارا حاوا کہو، اور ہمازی بھتی کہاؤ  
 اور ہمارا الہو پیو، اور ہمارا مردادیکھو، اور ہین پیو،  
 اور ہمیں ہی ہی کہو، اور ہمیں گکارو، اور ہمارا جنازہ  
 دیکھو، ہر بجای قسم دادن بدگیری استعمال کنند مانند

، ہمیں ہی ہی کروا کر بھانسیے جاؤ ، مقابا ، چیزیں کہ در ان آئینہ و  
 مسی و غیر آن گزاردند ، بنسختی بمعنی زبان کم طالع ، کیون میرے لال  
 بمعنی جراثی عزیز من یا جان من لیکن بیشتر بر خوردان اطلاق  
 ان روا باشد ، یار ، و آشنا ، بمعنی مدخولہ و مرد فاعل نیز  
 ، جھانی ، مراد از کنیز و اصطلاح دو میان ہر چند پنجابی است لیکن در  
 درد ہلی ہم ازین جہت کہ لفظ دیگر در اردو سوای لوند ہی کہ لفظ  
 خانگیان است یافتند از زبان ہمیں ، اردو اج بندیرفتہ ، کہ پختی ،  
 عبارت از خرجی ، مجرا ، مراد از رفتن زن کہ ہی برای رقص  
 در مجلس شادی ، جیرا آتہ ، ازا لہ بکارت زن نوحاستہ  
 ، اسکو پھ ل آئے جہیں ، بمعنی حیض آیا ہی اصطلاح بیگہات  
 باشد ، دادا ، مراد از بیان کنندہ نام بزرگان و نسب  
 زنان کہ ہی دومی باشد خواہ کنجی خواہ پنجابی خواہ باگرنی  
 ، روٹی ، مراد از طعام و شیرینی لہنچن مردہ یا کنجی مردہ کہ جابجا  
 در برادری قسمت کنند ، گھوٹیر د کے شریک رہنا ، یعنی  
 شراکت فرقہ اہل رقص با ہم سوای برادری ، مسی ، عبارت  
 از مسی مالیدن زن کہ ہی روزادل رسمی است کہ اورا  
 نایکہ یا مادر شنش عروسان بزیور و لباس چادراید و در  
 مجلس برقصاند و دیگر زنان کہ ہی نیز لباس فاخرہ پوشیدہ در انجا



بر قصه و سواى طعام هیچ طلب نگذند این تماشا بیچ امیری و  
 بادشاهی بصرف کردن زر بسیار هم میسر نمی شود، کهر و آه  
 قسمی است از رقص سگبت، و بر ماو، نیز از رقص قدیم  
 «مهور» جنبش های زن در رقص

## شهر اول از چهار شهر جزیره اول که در بیان عالم صرف است مشتت ما بر بردن کر صدیغه ها

باید دانست که فعل سه گونه بود ماضی یعنی گذشته و حال یعنی  
 آنچه تعلق بزمانه موجود دارد و مستقبل یعنی متعلق بزمانه آینده  
 و هر فعلی را دو اذنه قبینه باشد چهار برای نایب و دو برای  
 مردم یکی برای ماضی و مذکر دیگر برای تنبیه و جمع و همچنین دو دیگر  
 برای مؤنث ماضی و مذکر و جمع آن و چهار دیگر برای حاضر و دو برای  
 حاضر مذکر یکی برای ماضی و دو دیگر برای تنبیه و جمع و دو برای  
 حاضر مؤنث یکی برای ماضی و دو دیگر برای تنبیه و جمع و چهار دیگر برای  
 مشکلم و دو برای مذکر یکی برای ماضی و دو دیگر برای تنبیه و جمع و دو برای  
 مؤنث یکی برای ماضی و دو دیگر برای تنبیه و جمع مخفی نماید چنانکه در  
 فارسی مؤنث و مذکر و تنبیه و جمع یکی باشد در هندی هم تنبیه

و جمع یکی باشد بخالفت تانیث و تذکیر و عینده مانعی حاصل شود از  
دور کردن حالت مصدر که بهندی نفاسست و اقبال باشد مثل  
آنا و جانا و زیاده کردن با دحق و اقبال یا اقباله فقط بر باقی مانده انا  
و لانا و نانا و فرمانا و مارنا و مرنا و بیتهنا و آتھنا و کھینجنا و جرنانا و ملنا و  
بالنا و رکھنو و زچنا و پلنا که ماضی اینها آیا و لایا و مایا و فرما با و مارا  
و مرا و فصیح مو او بیتهنا و آتھنا و کھینجا و جرنانا و بلاد رکھا و زچا  
و هابا باشد آنچه بعد حذف نفاسست و اقبال اعران اقبال باقی ماند  
ماضی آن بیا، حق و اقبال باشد و هر چه حسن نباشد ماضی آن فقط  
با اقبال آرد چنانکه گذشت سوامی گینا بهندی رفت که مصدر آن جانا  
باشد و این خالفت قیاس است زیرا که موافق قیاس جاینمی باید  
و از مصدر مرنا موافق قیاس است و موافق قیاس ایکس  
مستعمل در بیان قصیدان همس باشد و در زبان پنجابی و او  
ماقبل نفاسست و اقبال در مصدر بجز این یعنی تا و نا و آ و نا گویند لیکن  
در مصدری که بعد حذف نفاسست و اقبال اعران اقبال باشد  
نه در جمع مصادر و در زبان برج نوبان نفاسست و وزارت  
دوستی عالیست مصدر باشد مانند، مرنو، و جینو، و آتھنو، و بیتمو،  
و کھانو، و دینو، و یوبایا و حق و وزارت دوستی بعد حذف  
حالت مصدر عالیست ماضی باشد مانند یا و حق و اقبال زبان اردو

لیکن در ہمان مصدری کہ بعد حرف نفاست و اقبال اخراں  
اقبال مانند والا وزارت دوستی فقط کافی باشد مانند آیو،  
اور لایو، اور پاپو، اور چھپاپو، و ہمہچنین، مرو، اور جیو، اور  
اور اتھو، اور بیتھو، اور پیو، اور گیو، بمعنی رفت اینجا ہم خلاف  
قیاس باشد چرا کہ موافق قیاس، جایو، معنی باید و در زبان بانیہ  
وزارت بانفاست یا فقط نفاست غنہ و رای ثقبل علامت  
مصدر باشد مانند، کھاوون، و پیون یا کھاوونر، و پیونر، و بیشتر  
در فعل متعدی، گیرا، باگرا، جاری و یاد حق یکی در یاست و اقبال  
بعد علامت ماضی باشد مانند، مارگیرا، او تو رگیرا، اور، دنیا، ہم  
بادولت کسور و یاد حق ماضی و نفاست و اقبال علامت ماضی  
در ہمہبن فعل باشد، مثل تولد دنیا، اور پھینک دنیا، و در زبان  
پورب ہرزہ بیا د حق یکی فقط علامت مصدر آید مانند، کھائے،  
اور پیے اور آئے، اور جائے، اور رہے، سٹائش، روی کھائے  
بن کس کس رہے کان بنی، یعنی بغیر خوردن ہنگونہ اتفاق ماندن  
خواہد افتاد و علامت ماضی بمعنی نفاست علامت مصدر افزودن ہرزہ کسور  
وسطوت ساکن مابقی باشد مانند، آئس، اور جائس،  
و گئس، نیز ہمہبن معنی ایکس ابن علامت مخصوص ماضی باشد  
کہ بعد حرف علامت مصدران از لفظ ہرچہ مانند اخراں اقبال بود

والا سطوت ما قبل کسور کافی باشد مانند ، کهنس ، و ذهس  
 ، و اٹھس ، و مرس ، و وزارت و اقبال نیز علامت ماضی باشد  
 بشرط باقی ماندن اقبال اخراظ بعد حذف علامت مصدری مثل  
 آوا ، و کھاوا ، و لاوا ، و پاوا ، عرض ازین بیان این بود که  
 در ملک ہندوستان اختلاف صیغہ از جهت اختلاف مصادر  
 بسیار است و مقصود راقم ذکر صیغہای اردو است صیغہ  
 غایب حال و مستقبل حاضر منکلم الفناظ غیر اردو و نیز بر مصدر ماضی  
 ان قیاس باید کرد ، **تصدیف اردو** ، آیا ، بمعنی آمدیکرد ، و آئے ،  
 بالنت مفرد و ہمزہ و یاد حق یکی بمعنی آمدند و مر یا مردان بسیار  
 ، و آئی ، باللف مفرد و ہمزہ و یاد حق ماضی بمعنی آمدیکزن ، و آئیں ،  
 باہمزہ و یاد حق باقی و نیناست غنہ آمدند و وزن یا زیادہ ، آیاتو ،  
 حاضر مفرد مذکر ، آئے تم ، تشبیہ و جمع حاضر مذکر ، آئی تو ، حاضر مفرد  
 مؤنث ، آئیں تم ، تشبیہ و جمع ان ، آیامیں ، تکلم مفرد مذکر ، آئے ہم ،  
 تشبیہ و جمع ان ، آئی میں ، منکلم مفرد مؤنث ، آئیں ہم ، تشبیہ و جمع  
 بعضی بجای آئیں آیان ہم گویند و صیغہ حال بعد حذف علامت  
 مصدری بزبادہ کردن ترجم و اقبال باحرف رابطہ کہ ہندی ہی  
 باشد حاصل آید مانند ، آتہی ، بمعنی می آید مفرد مذکر غائب و  
 ، آتے ہیں ، یا یاد حق یکی بجای اقبال تشبیہ و جمع ان ، آتی ہی ،

بایا، حق باقی مفرد مونث غایب، آتی همین، جمع و تشبیه ان، آتی همی تو،  
 مفرد مذکر حاضر، آتی هو تم، جمع و تشبیه ان، آتی همی تو، مفرد مونث  
 حاضر، آتی هو تم، جمع و تشبیه ان، آتی هون مین، کلمه مفرد مذکر، آتی  
 همین هم، جمع و تشبیه آن، آتی هون مین، کلمه مفرد مونث، آتین  
 همین هم، جمع و تشبیه ان و صیغه استقبال در ماضی و مذکر غایب  
 چون بعد حذف علامت مصدری در معادری که اقبال باقی ماند  
 و یگانگی یاد کنند بهر سبب وزارت و یاد حق یکی و گرانماری و اقبال  
 ماند، آدیگا، در مفرد مذکر غایب، آدینگی، در تشبیه و جمع ان  
 بانفاسست غنّه و یاد حق یکی در آخر و برگزیده اقبال آدیگا با یاد حق باقی  
 مبدل شود و آدیگی، خوانند مفرد مونث غایب می شود  
 آدیگی، بانفاسست غنّه بعد بایا و حق ما قبل گرانماری و یاد حق باقی جمع  
 و تشبیه ان باشد و تو ما رحم و وزارت تو را آدیگا علامت مفرد مذکر  
 حاضر است مثل، آدیگو تو یا تو آدیگا، آدیگی با بر وزارت و دوستی  
 و گرانماری و یاد حق یکی بالفظ تم ما است تشبیه و جمع ان است مثل  
 آدیگی، آدیگی، آدیگی تم، و تو بعد آدیگی علامت مفرد حاضر مونث  
 باشد مانند، آدیگی تو، آدیگی تم، بایا، حق باقی جمع و تشبیه این صیغه  
 بود، آدیگا، بعد لفظ مین ما قبل ان، بجز اعلیٰین نام است و کلمه مفرد مذکر  
 است، آدیگی هم، بایا، حق یکی در آخر علامت تشبیه و جمع ان

\* و آونگی \* بالفظ مین و بغیر مین علامت مسم تکامض و مونت باشد  
 \* و آونگی ہم \* یا یا و حق باقی در آخر علامت تشبیه و جمع ان باشد و در بعضی  
 مصادر که بعد حذف علامت مصدر حرف اخرا قبال نباشد بعد حرف  
 آخرین وزارت ساکن ماقبل مضموم بانفاسیت غنہ مقدم  
 برگرانباری و اقبال آرنده مانند \* رهونک \* و کمونک \* و اکتھونک \* و بعضی  
 از ساکنان دہلی کہ خود را قصیح ترا از دیگران گیرند چار صیغہ حال  
 غایب را \* کرے ہی \* و کرے ہمیں \* گویند این ہر دو صیغہ  
 برای مذکر است در مونت نیز ہمیں استعمال کنند دیگر \* تو کیا کرے  
 ہی \* اور تم کیا کرو ہو \* این دو صیغہ در مذکر و مونت حاضر مفرد  
 و تشبیه و جمع کہ مجموعہ در اصل چار صیغہ می شود بر زبان شان جاری  
 باشد دیگر \* ہیں کیا کہون ہون \* اور ہم کیا کریں ہمیں \* این  
 دو صیغہ ہم بجای چار صیغہ مذکر متکلم و مونت ان و تشبیه و جمع آید  
 درین صورت شش صیغہ بجای دو از دو صیغہ کافی می شود لیکن  
 همان دو از دو صیغہ است نامی زبان فصیحان است و ہر مصدری کہ  
 بعد حذف علامت از ان اقبال یا ہمت بلند یا یا و حق باقی ماند  
 بضم صاحبان، و صیغہ حال ان وزارت ماقبل یا و حق یکی زیادہ  
 کنند مانند \* آونے ہی \* کہوے ہی \* و ایوے ہی \* و رہوے ہی \*  
 بجای آئے ہی کہے ہی وے ہی وے ہی \* این زیاتی وزارت

اگرچہ زبان شاد جہان آبادیان اردو دان است لیکن بغیر وزارت  
 فصیحتر است سو ای آوے ہی اگرچہ بجای آن ہم آئے ہی  
 ہست مگر با وزارت ہم قباحتے نہ ارد \* و رہے \* و کہے ہم در صیغہ  
 حال دور از فصاحت است مگر با حرف شرط استعمال  
 آن روز مرہ فصحا باشد مانند این عبارت \* اگر تو رہے تو میں بھی  
 رہوں \* بد یہی است کہ این عبارت بہتر ازین عبارت است اگر  
 \* تو رہوی تو میں بھی رہوں \* و بعضی جا ہو بجای ہو وے و ہو و  
 و لو بجای لیو و فصیحتر از اصل است مثال آن \* اگر تو بھی  
 وہاں ہو تو اچھا ہم بھی آوین \* بجای \* اگر تو بھی وہاں ہو وے  
 تو اچھا ہم بھی آوین \* این مثال برای مفر د بود مثال جمع  
 و تشبیہ \* اگر تم بھی وہاں ہو تو بہتر ہم بھی آوین \* بجای اگر  
 تم بھی وہاں ہو و تو بہتر ہم بھی آوین \* و بعضی بجای وزارت  
 و ہمزہ بصورت یاد حق بعد اقبال آرنہ \* و جا وے را \* جائے \*  
 و جاوین \* را \* جائین گویند و قافیہ عدلے ہا ہمزہ و یاد حق کے جائے و قافہ  
 و حائین کہ جمع دعا است جائین آرنہ مثال ہر دو شعر  
 \* کیا فہر ہی تو نفس نہ بھی اوسکے نہ آئے \* گزشتہ شو دور رہ تو  
 یسر و بائی شعر اگر تنما تجھے ہم دیکھہ پائین \* تنما  
 ہی کہ لین تیری پائین \* لین بجای لیوین بستہ شدہ لیکن

قصیحتر از ان باشد مانند لے کہ از لیوے بہتر است و جاے  
 با یا و حق یکی بغیر ہمزہ و جائن ما ہمزہ مکسور و نون غنہ بغیر یا و حق نیز مستعمل  
 فصحا باشد مثال شعر عشق بتان میں اہنا نکالین کے نام ہمزہ \*  
 جی جاے یا نہ جاے کرینگے یہ کام ہم \* مثال دیگر شعر  
 بود بدیدہ من ایکہ جاے تو بہتر \* سیری نظر سے ہری تو نجائے تو بہتر \*

### شعر

\* ہی دلین تیرے مکھڑے کی لین ہم بلائن آج \*

\* گوا سہمین اپنے جی سے گزر کیوں نجائن آج \*

این الفاظ در شعر ہم مروج است موقوف بر نظم نیست بالجہاہ  
 این اسئلہ برای فعل مثبت بود برای فعل منفی حروف مقرر  
 است برای ماضی و مستقبل نفاست مفتوح باہمت بلند و بغیر  
 ہمت بلند نیز در کتابت رواج دارد \*

### مثال ماضی

نہ آیا نہ آئے نہ آئی نہ آئین تونہ آیا تم نہ آئے تونہ آئی  
 تم نہ آئین میں نہ آیا ہم نہ آئے میں نہ آئی ہم نہ آئین

### مثال مستقبل

نہ آویگا نہ آویگی نہ آوینگی تونہ آویگا تم نہ آویگی  
 تونہ آویگی تم نہ آویگی میں نہ آویگا ہم نہ آویگی میں نہ آویگی ہم نہ آویگی



## مثال حال

درین فعل آنکه ہی از آتا ہی حذف نموده نہیں را مقدم بران آورده اند  
 نہیں آتا نہیں آتے نہیں آتی نہیں آتیں تو نہیں آتا  
 تم نہیں آتے تو نہیں آتی تم نہیں آتیں ہن نہیں آتا  
 ہم نہیں آتے میں نہیں آتی ہم نہیں آتیں و بعضی ہندوستان  
 زایان \* کہتا ہی \* بجای کہتے ہو \* کہ ترجمہ می گویند باشد  
 استعمال کنند ہمہ نجون ، و جمیع مصادرا این صغیرا بطریق  
 مذکور شامل سازند مثل \* آتا ہی \* جاتا ہی \* اور آتا ہی \*  
 رہتا ہی \* لیکن فصیح زمانان اردو این الفاظ را شامل دانند کسی را  
 کہ چنین حرف بزند آدم قدیم و سائنس راہان پندارند و اکثر  
 صاحبان بجای \* آویکا \* آئیگا \* گویند و در جمع و تنبیہ این صیغہ  
 و مونث آن و حاضر مفرد مذکور و مونث و جمع و تنبیہ متکلم  
 عمل مذکور جاری کنند و درین تبدیل فصیحان مرتق اند الا بعضی  
 صاحبان قول نہ اند و اکثر اردو دانان در عینہ مستقبل  
 منفی نہیں بجای نفی کہ و کران گذشت \* و آئیگا \* و آئیگی و نظیران  
 در جمیع صیغہا بکار برند مثال ان \* نہیں انیکا نہیں آئیگی \* بایاد حق  
 یکی مذکور غایب مفرد و جمع و تنبیہ ان \* نہیں آئیگی \* بایاد حق  
 باقی \* و نہیں آئیگی بایاد حق باقی و نفاست غنہ مونث غایب مفرد

و جمع و تشبیه ان \* نہیں آئیگا تو نہیں آئیگے تم \* با یاد حق یکی حاضر مذکر  
 مفرد و جمع و تشبیه ان \* نہیں آئیگی تو \* با یاد حق باقی \* اور نہیں  
 آئیگی تم \* با یاد حق باقی و نفی است غنہ حاضر مفرد مونث  
 با جمع و تشبیه ان \* میں نہیں آئیگا \* اور ہم نہیں آئیگے \* با یاد حق  
 یکی مفرد مذکر منکلم با جمع و تشبیه ان \* میں نہیں آئیگی \*  
 اور ہم نہیں آئیگیں \* مفرد مونث منکلم با جمع و تشبیه مقدم  
 کردن ضمیر حاضر و منکلم بر صیغہ باختیار گویند داست اگر موزع ہم بیارو  
 مضایقہ اندارد و لفظ ہیں کہ مرد زن چہین مذکور شدہ اکثر صاحبان  
 یاد حق و نفی است ان در ہمت بلند غایب کردہ کار مذکور را کہ  
 از روی کتابت خارج حرفی و در تلفظ سہ حرفی است دو حرفی  
 ظاہر نمایند لیکن چون بیشتر قصیدان از ان احترام دارند در  
 حرف اردو داخل کردن ان بجای خواصا حذانت و بعضی جا  
 صیغہ ماضی بعد حرف نفی است و اقبال کہ نشان مصدر  
 است باللفظ \* یا \* نیز آید مانند \* پھینک دیا و دالہ یا  
 و برآ دیا \* و ہمچنین این صیغہ دلالت کند بر تمام شدن  
 فعل بنجائے \* پھینکا و ذالویرہا یا \* و غیران مثنادین مقام  
 \* کہ فائنے فی جہ وقت کہ اونے ہر سے رو پہا پھینکائے زمین  
 پر گرنے مذیا اتھہ میں لیا \* گویند پھینک دیا یا کو بنا شد و درینجا

که \* زید نے مارے غصے کے عمر کو مجلس سے اُتھا دیا \* مناسب  
 باشد \* اُتھا یا \* استحسن نہ بود \* و دالا \* بادال ثقیل بعد حذف  
 طامت مصدر زاید آید و در بعضی مصدر با بغیر آن ہیچ صیغہ درست  
 نمی تواند شد و در بعضی مصادر ہیچ و ہوج است و اینہم  
 مانند \* دیا \* دلالت نماید بر تمام شدن فعل مانند \* میرا  
 متکا زید نے تو را دالا \* یعنی مدتی است کہ از شکستن ان  
 فارغ شد اینجا \* تو را \* نصیح نہ نماید و در بعضی مواقع \* لیا \* بمعنی  
 گرفت چہان شود چون \* لکھ لیا \* و مانگ لیا \* اینہم دال بود  
 بر تمامی فعل این صیغہا کہ مذکور شد در فعل مضارع نیز آید لیکن  
 دلالت بر شروع فعل در حال و ارادہ شروع ان در مستقبل  
 نماید چنانکہ قاعدۃ حال و مستقبل است \* ویتھا و اُتھا \* بمعنی  
 نشست و برخاست ہم تمام کنندہ فعل باشد مثلاً \* فانی رند می  
 ناچنے سے اُتھ دھو بیٹھی \* و اُتھی \* نیز ہمیں معنی می آید \* داتھا \* اکثر  
 دال بود بر معنی خود مانند \* فانا سو شعر مجلس میں کہہ اُتھا \* یعنی  
 ان وقت برخاست کہ صد شعر گفت چون معنی ہر دو فعل از لفظ  
 بر می آید شبیہ بصیغہای مذکورہ نمی تواند شد \* و پراہ \* ہمینی افناد  
 خبر دہد ازینکہ بمجر داین فعل چنین شد مثال ان \* زید سے  
 جس وقت میں نے کہا کہ عمر و جو کہے سو کرو مجھے اُلجھ پراہ \* یعنی

بمجرد گفتن با من در افتاد و صیغه امر حاضر مقرر و در اردو حاصل  
 شود از دور کردن علامت مصدر و تانیث و تذکیر ان بیک صورت  
 باشد مانند \* کرنا و کر \* که بمعنی فعل و افعیل که در فارسی ترجمه آن  
 کردن و کن باشد و تشبیه و جمع مذکور و مونث بزیادت وزارت  
 دوستی حاصل آید \* مانند کرو \* لیکن اگر در آخر صیغه امر مفرد  
 وزارت یا یاد حق باشد وزارت با همزه بدل شود و یاد حق محذوف  
 گردد چون \* بو و بو و \* سو و سو و \* دل و دل و \* دد و دد و \* و ش \*  
 است که یاد حق یکی باشد نه یاد حق باقی زیرا که یاد حق باقی  
 حذف نگردد چنانچه در \* سی \* بمعنی بدوز \* و پی \* بمعنی بنوش  
 \* سیو و پیو \* گویند \* سو و پو \* با حذف یاد حق باقی صحت ندارد  
 و با همزه و یاد حق یکی هم بعد از امر مفرد حاضر جمع و تشبیه حاصل آید  
 مانند \* اتھے بجای بر چیزید \* و بیٹھے بجای بنشینید لیکن در بعضی  
 مواقع جو انردی مکسور را قبل همزه بیفزایند مثل \* کیجئے \* و لیجئے \*  
 و دیجئے \* اصل \* کیجئے \* کر ئے \* بود بعد از یاد کردن جو انردی  
 مکسور با همزه ریاست را با یاد حق باقی بدل کردند بنوعیکه در ماغی کرا را  
 با کیا بدل ساختند و کسر و کم و ماغی از سبب تقالبت جمع شدن فتح  
 لم و ماغی ما قبل یاد حق ساکن و جو انردی مکسور در هند ی باشد و حذف  
 همزه هم بعد جو انردی مکسور جایز باشد بلکه افسح بود مانند \* کیجی \*

و لیجی \* و دیجی \* و زیادت الفناط صیغهای ماضی در امر و ضد آن  
 که نهی است نیز گنجایش پذیرد چون \* پھیناک دے \* و غیر آن  
 و نهی بزیا دہ کردن نفیست مفتوح ماقبل صیغہ امر پید اگر: و مثل  
 \* نکر \* و قاعدہ در جمع: تثنیہ و مذکر و مؤنث نہی ہم مانند امر یکی باشد  
 و بر زبان مائمی کتبہم شاہ جہان آباد و بعضی ہنود \* مت \* حرف  
 نہی باشد مانند \* مت جا \* و بعضی لفظ \* متی \* بر نفیست مفتوح کہ حرف  
 نہی است پیش از ایند مانند \* تومی نجا \* و این لفظ زبان دلال بھگان  
 مزید پارچہ است کہ بدرد مادر شان بنجابی و خود در دہلی متولد  
 شدہ اند و بعضی ساکنان مغل بوردہم بہمین طریق حرف زدند  
 و صیغہ اسم فاعل مذکر بہ تبدل اقبال آخر مصدر بایاد حق  
 یکی دالحاق لفظ والا بعد از آن حاصل آید و در جمع و تثنیہ اقبال آخر  
 \* والا \* بایاد حق یکی تبدل گردد مانند \* کر زوالا کر زوالے \* و مؤنث  
 باللفظ \* والی \* بایاد حق باقی بجای وانا و جمع و تثنیہ ان \* باو البیان \*  
 بہم رسد مانند \* جانے والی و جالے والیان \* و ساکنان شہر  
 قدیم \* ارا \* بجای والا \* دارے \* بجای \* والے \* در مذکر  
 \* داری \* بجای \* والی \* و اریان \* بجای \* والیان \* و مؤنث  
 آرد و این گفتگو مقبول فصیحانہست الا بعضی الفناط کہ در آن  
 یا در حق امارہ از مصدر و اقبال و یا در حق امارہ \* از ارا و دارے \*

و یا در حق باقی \* از آری \* ویان \* از آریان \* دور کنند مروج  
 و مقبول است مثل ہو نہار بمعنی شدنی و صفت مشبہہ  
 بالفظ جوگا کترو زبان غیر فصیحان و باللائق بیشتر و در مرہ فصحا بود  
 مانند \* مرنے جوگا و مرنے جوگے \* در مذکر \* و مرنے جوگی و مرنے  
 جوگیان \* در مونث \* و مرنے کے لایق ، و بعضی صیغہ های صفت  
 مشبہہ و مبالغہ در مونث و مذکر یکسان باشد چون \* منہال \* سہال  
 ان \* بہ گھو آریا بہ کتا منہال ہی \* اور یہ گھو آری منہال ہی \* و بعضی  
 مفروق بود در مذکر و مونث چون \* مرنے جوگی و مرنے جوگا \* کہ گذشت  
 \* جد اسادہ اسی و یاسا و پیاسی و بہو کنا و بہو کھی و رنگیانا و رنگیلی  
 و نکینا و نکیلی و بہنا و بھلی \* ہنا و ہنی و ہر چھناں و چہ و چوت مرانی  
 تانیث معنوی بود این \* مثالہما از صفت مشبہہ بود و در مبالغہ  
 ہمیشہ مذکر و مونث یکسان است چون \* بجاو و گایک و ہنوار  
 و لراک و درو \* و بھگورا \* ہم صفت مشبہہ باشد \* و چہ کر \* لفظی  
 است بمعنی اسم فاعل مذکر و اسم تفضیل بالفظ \* کہین و سوا  
 و بھی و زیادہ \* پیدا کرد سہال ان \* تیرا ند سہ و سہ کہین  
 اچھا ہی \* یا ہوا اچھا ہی \* یا ماددا اچھا ہی \* یا سرو سہ بھی اچھا ہی \*  
 و اسم مفعول بالفظ \* ہوا \* بعد صیغہ ماغہ درست شود مانند \* مارا ہوا \*  
 \* و پنا ہوا \* بمعنی کشتہ شدہ و گرفتار شدہ و آنچه بعضی گمان

• گیاه • با کرا نبادی مفتوح درین مقام دارند غلط محض است زیرا که  
 گیاه بعد ماضی علامت ماضی مجهول باشد نه علامت مفعول دیگر  
 آنکه در هندی معتدل و مهور ز و مشاعفت نیز مروج است • اما مثال  
 وزارت که مدتل الفبا باشد یعنی آنچه حرفت اول وزارت افتد  
 در اردو شاذ و غیر سموع است الا بزبان پنجابی و غیر آن بگوش  
 رسیده مانند • ویکها • بمعنی دید و اما مثال یاد حق آن نیز مانند مثال  
 وزارت سوای لفظ • یها • که بمعنی گائید لغت پنجاب است  
 سموع نیست و اما اجوت وزارت که معتدل العین نامیده  
 می شود یعنی حرف وسطی آن وزارت باشد خواه آن  
 حرف دوم باشد خواه سوم خواهد چهارم ازین سبب  
 که حرف وسطی منحصر در حرف ددم دانستن قاعده الفاظ  
 ثنائی مجرد بزبان عربی است نه در هر زبان و در اردو کثیر الاستعمال  
 مثل • تور او چیر او پچینکا و دیگرها و نوچا و گارا و چمارا و کاتا و مارا •  
 در مثال اجوت وزارت مثال اجوت یاد حق و اقبال نیز نوشته شد  
 و اما معتدل المام که آنرا قس وزارت یا یاد حق یا قس اقبال در هندی  
 استعمال کنند نیز در اردو و بزبانها جاری است و در روزمره  
 وضع و شرع است اگر چه فاکر و عین کلام و لام کلام در ثنائی مصطلح  
 صرفیان در زبان عرب است لیکن چون در هندی تتبع و تقابله

شان مرکوز خاطر است ماحرف اول هر لفظ را فا کلمه و دوم را  
 عین کلمه نام نهیم تا اینجا موافق با صریحان است و حرف آخرین  
 را سبوم باشد خواه چهارم خواه پنجم خواه زیاد دلام کلمه قرار دهیم  
 و حرف مخدوف و رتینظ داخل حساب نکنیم مانند کندی که  
 قسمی است از بقول بر وزن صبورای مشتمل بر شش حرف  
 نفاست غنه که در کلمه ماغنی غایب شده در شمار نیاید  
 بالبحرۃ مهورا لفا چون \* انجماد ابهر او اجر او اد کبهر او \* در زبان  
 هندی بسیار می آید و مهورا المعین کسره و آن هم با وزارت مبدل  
 با همزه مانند \* کنوا بمعنی جاه \* و بوا \* خطاب بخواهر و مهورا اللام  
 غیر سموع و مضاعف برد و گونه است یا کلمه چار حرفی باشد  
 در اصل و حرف دوم و سیوم او از یک جنس باشد مانند  
 \* رکها \* درین لفظ بخانات مضاعف عربی هیچ جاد و کم و ماغنی  
 جدا گفته نمی شود اصل و نقل هر دو برابر است یا پنج حرفی مثل  
 \* چالا \* یا که نصف کلمه شبیه بنصف دیگران باشد مثل \* ملل  
 \* و تهاک تهاک \* و کلال \* و ذهب ذهب \* و هیچ لفظ هندی  
 کمتر از شانی یعنی دو حرفی چون \* وه \* و بیشتر از سدا سی  
 مثل \* آکانا \* در تنظیر بود و آنچه در کتابت زیاد ازین باشد  
 معتبر نیست و الا \* رکها \* را بااهمت بلند پنج حرفی حساب



باید کرد چرا کہ موافق تلفظ بغیر ہمت باشد چارہ حرف دارد ہر گاہ ہمت  
 بلند را بآن شریک بکنیم یک حرف زیادہ بر چہ پارہ می شود ازین  
 جهت تلفظ را معتبر گیریم نہ کتابت را اول کہ اول و آخر آن حرف  
 حالت یعنی و زارت و یاد حق و اقبال باشد اثر الفیض نامند  
 و آن برد و قسم است مقرون و مفروق مقرون آنکہ میانہ دو حرف  
 حالت آن فاصلی واقع نشود مانند \* و و \* بمعنی ان و او کہ وہ  
 نیز گویند \* یا گیا \* بمعنی رفت و مقرون آنکہ میان دو حرف  
 حالت حرف دیگر و اشہ باشد مثل \* وہی \* بمعنی همان  
 و فعلی دیگر بود در او کہ آنرا تشبیحان بر زبان دارند و را قسم آتم  
 فعل تحریصی نام آن گذاشتہ و خردی نیز می توان گفت  
 مثل \* کیا چاہیے \* بجای امر مشتمل بر ضروت است اگر با حاضر  
 حرف زدنی دست دہد امر حاضر است و اگر در حق غایبی گفتہ  
 آید امر غائب و اگر اشارہ بہ نفس نیکم بود تحریص نفس  
 گویند : بکار دی باشد \* وہی و ہین و ہو و ہون \* دال بر ثبوت  
 وجود فعل ماضی بزمانہ حال بود مانند \* آیا ہی اور آئے ہین \*  
 \* اور آئی ہی اور آہن ہین اور تو آیا ہی اور تم آئے ہو \*  
 \* اور تو آئی ہی اور تم آہن ہو اور میں آیا ہوں اور ہم  
 آئے ہین اور میں آئی ہوں اور ہم آہن ہین و تھا و نظایرش